از عدالتِ عظمیٰ

دی فائنینشل کمیشنر (ٹیکزیشن) پنجاب ودیگراں

بنام

ہر بھجن سنگھ

تاریخ فیصلہ: 22 مارچ 1996

[کے راما سوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان]

بے گھر افراد (معاوضہ اور بحالی) ایکٹ، 1954۔

دفعہ 33—مالیاتی کمشنر (ٹیکس) کا سٹلمنٹ آفیسر کے حکم پر نظر ثانی کرنے کا اختیار—سٹلمنٹ آفیسر مدعاعلیہ کو تفویض فراہم کرتا ہے اور بعد میں اسے دھوکہ دہی کی بنیاد پر الگ کر دیتا ہے—مدعاعلیہ کی طرف سے دائر کردہ نظر ثانی میں مالیاتی کمشنر (ٹیکس) نے منسوخی کو برقرار رکھا— عدالتِ عالیہ نے حکم کو منسوخ کرتے ہوئے یہ قرار دیا کہ سیٹلمنٹ آفیسر کو اپیلیٹ اتھارٹی کی حیثیت سے اس حکم پر نظر ثانی کرنے کا اختیار حاصل نہیں تھا—قرار پایا کہ، اگرچہ سیٹلمنٹ آفیسر کو بطور چیف سیٹلمنٹ کمشنر اپنے ہی حکم پر نظر ثانی کرنے کا اختیار حاصل نہیں تھا، لیکن فنانشل کمشنر (ٹیکسیشن)، جو مرکزی حکومت کا نامزد نمائندہ ہے، کو نظر ثانی کے دائرہ اختیار میں کسی بھی حکم کا ریکارڈ طلب کر کے اسے درست کرنے کا مکمل اختیار حاصل ہے—عدالتِ عالیہ نے احکامات کو کالعدم قرار دینے کا جواز پیش نہیں کیا۔

گلاب اجوانی و دیگراں بنام سرسوتی بائی و دیگراں، [1977] 3 ایس سی سی 581، حوالہ دیا گیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 6905، سال 1996۔

پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے ایل پی اے نمبر 526، سال 1982 ڈی بی کے فیصلے اور حکم سے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and
integrity of this document

` اپیل گزاروں کے لیے منوج سوروپ اور گریش چندر۔

جواب دہندگان کے لیے آر پی وادھوانی۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

اجازت دی گئی۔

ہم نے دونوں طرف کے فاضل وکلا کو سنا ہیں۔

یہ اپیل ضلع لدھیانہ میں کربرا کی ریونیو اسٹیٹ میں 11 کنال 7 مرلہ زمین کی گرانٹ سے متعلق ہے۔ جواب دہندہ اور اس کا بھائی جواہر سنگھ ولد گردیت سنگھ چونکہ بے گھر افراد تھے، اس کے بھائی نے 7 کنال 15 مرلہ زمین کی منتقلی کے لیے درخواست دی تھی۔ اس کے مطابق اسے عطا کیا گیا اور یہ 17 اگست 1966 کی کارروائی کے ذریعے حتمی بن گیا۔ اس کے بعد، ریونیو حکام کے ساتھ ملی بھگت میں مدعاعلیہ نے سال 1967 میں زمین کے حوالے سے ریکارڈ میں اپنا نام تبدیل کروایا اور بے گھر افراد (معاوضہ اور بحالی) ایکٹ، 1954 (مختصر طور پر، 'ایکٹ') کے تحت اس کا تفویض کرنے کو کہا۔ مسٹر جے ایس قومی، سٹلمنٹ آفیسر نے 29 اگست 1969 کو مدعاعلیہ کو تفویض کیا۔ اس کے بعد، جب یہ دیکھا گیا کہ انتقال دھوکہ دہی کے ذریعے حاصل کیا گیا تھا، تو سٹلمنٹ آفیسر کے طور پر خود ایک ہی افسر نے 16.9.1971 کی کارروائی کے ذریعے حکم کو کالعدم قرار دے دیا۔ ایکٹ کے دفعہ 33 کے تحت ترمیم دائر کر کے اسے چیلنج کیا گیا۔ حکومت پنجاب کے مالیاتی کمشنر (ٹیکس) نے 25 نومبر 1971 کی اپنی کارروائی کے ذریعے منسوخی کو برقرار رکھا۔ جب مدعاعلیہ نے رٹ پٹیشن دائر کی تو واحد جج نے 12 جنوری 1989 کے حکم کے ذریعے رٹ پٹیشن کو خارج کر دیا۔ ڈویژن بنچ نے 12 جنوری 1989 کے فیصلے اور حکم کے ذریعے ایل پی اے نمبر 526/82 میں اس نتیجے پر حکم کو کالعدم قرار دیا ہے کہ جے ایس قومی نے بطور سٹلمنٹ آفیسر اپنے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے چیف سٹلمنٹ آفیسر کے طور پر اپیلٹ اتھارٹی کے طور پر اسی حکم پر نظر ثانی کا کوئی دائرہ اختیار نہیں ہے۔ لہٰذا، حکم کو قانون کی غلطی سے ذائل کیا جاتا ہے۔

سوال یہ ہے کہ: کیا جے ایس قومی کی طرف سے بطور سٹلمنٹ آفیسر منظور کردہ حکم کو فنانشل کمشنر (ٹیکسیشن) ایکٹ کے دفعہ 33 کے تحت درست کیا جا سکتا ہے؟ دفعہ 33 درج ذیل ہے:

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and
integrity of this document

"33. مرکزی حکومت کسی بھی وقت اس ایکٹ کے تحت کسی بھی کارروائی کا ریکارڈ طلب کر سکتی ہے اور اس سلسلے میں ایسا حکم جاری کر سکتی ہے جس کی اس کی رائے میں کیس کے حالات کی ضرورت ہوتی ہے اور جو اس ایکٹ یا اس کے تحت بنائے گئے قواعد میں موجود کسی بھی توضیعات سے مطابقت نہیں رکھتی ہے۔

اس کا پڑھنا واضح طور پر اس بات کی نشاندہی کرے گا کہ مالیاتی کمشنر (ٹیکس) بطور مندوب مرکزی حکومت کے پاس اس سلسلے میں ریکارڈ طلب کرنے کے بعد کسی بھی حکم پر نظر ثانی کرنے کا اختیار ہے- اور اگر اس کی رائے میں کیس کے حالات کی ضرورت ہے اور منظور شدہ حکم ایکٹ کی توضیعات اور اس کے تحت بنائے گئے قواعد سے مطابقت نہیں رکھتا ہے، تو اسے درست کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ یہ سچ ہے، جیسا کہ مدعا علیہ کے فاضل وکیل نے صحیح طور پر دعوی کیا ہے کہ جے ایس قومی سٹلمنٹ آفیسر کی حیثیت سے تفویض حاصل کرنے کے بعد، چیف سٹلمنٹ آفیسر کی حیثیت سے اپنے حکم پر نہیں بیٹھ سکے۔ یہ طے شدہ قانونی حیثیت ہے اور اسے دہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ گلاب اجوانی و دیگراں بنام سرسوتی بائی و دیگراں، [1977] 3 ایس سی سی 581 میں اس عدالت نے قانون بنایا تھا۔ لیکن سوال صرف مذکورہ بالا نتائج سے حل نہیں ہوتا ہے۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے، مرکزی حکومت کے نمائندے کے طور پر مالیاتی کمشنر (ٹیکس) کو دفعہ 33 کے تحت کسی بھی حکم پر نظر ثانی کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ تمام حکام نے مؤقف اختیار کیا ہے کہ اس کے بھائی جوہر سنگھ کو وہی ذمہ داری دی گئی تھی جو انہیں دی گئی تھی، مدعا علیہ نے نچلی سطح کے محصولات کے عہدیداروں کے ساتھ مل کر دھوکہ دہی کی تھی و دیگر ذمہ داری حاصل کی تھی۔ لہذا، دفعہ 33 کے تحت کمشنر کو اپنے نظر ثانی شدہ دائرہ اختیار میں اسے درست کرنے کا اختیار حاصل ہے حالانکہ خود مدعا علیہ نے اسے از خود خود جائزہ مانتے ہوئے نظر ثانی کے ذریعے اس کے نوٹس میں لایا تھا، ان حالات میں، عدالت عالیہ کے احکامات کو کالعدم قرار دینے کا جواز خود نہیں تھا۔

اس کے مطابق اپیل کی اجازت ہے۔ ڈویژن بنچ کے حکم کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے اور سنگل جج اور حکام کے حکم کو برقرار رکھا جاتا ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

اپیل منظور کی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and integrity of this document